© rasailojaraid.com

کنٹرول پر عملاً جنگ برپا کی ہوئی ہے اور تین دریاؤں کے پانیوں کی بوند بوند سے ملک کو محروم کرنے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ یہ ہیں وہ حالات جو جمہوریت کے لیے اندرونی خطرہ ہیں اور اس خطرے کا کوئی ادراک اور اس کے مقابلے کی کوئی تیاری ایوانِ اقتدار میں نظر نہیں آ رہی۔

عالمی سطح پر جو تبدیلیاں ہو رہی ہیں اور خصوصیت سے امریکا کے حالیہ انتخابات کے نتیجے میں جنوری ۲۰۱۷ء میں جو نئی قیادت امریکا کی زمامِ کار سنبھال رہی ہے، ڈونلڈ ٹرمپ صاحب جس قسم کی ٹیم اپنے صدارتی انتظام و انصرام کے لیے ترتیب دے رہے ہیں اور امریکا، یورپ، جنوبی ایشیا اور شرقِ اوسط کے لیے جن پالیسیوں کا اشارہ دے رہے ہیں، اور خصوصیت سے امریکا بھارت تعلقات اور بھارت کے ذریعے اس علاقے میں جو کردار ادا کرنا چاہتے ہیں، وہ بڑے سنجیدہ اور ٹھنڈے غور و فکر کا تقاضا کرتا ہے۔ اس مناسبت سے قومی مفادات کے تحفظ اور دیرپا پالیسی سازی کے لیے پوری قوم کو اعتماد میں لینے، قوم کو متحد کر کے اندرونی اور بیرونی خطرات کے مقابلے کی مؤثر منصوبہ سازی وقت کا اہم ترین چیلنج ہے اور اس پورے عمل کے لیے سول اور عسکری قیادت میں مکمل ہم آہنگی ___ وہ پہلو ہے جس کو اوّلین اہمیت دینے کی ضرورت ہے۔

بلاشبہہ اس پورے عمل میں پارلیمنٹ کا بڑا بنیادی اور مرکزی کردار ہے، لیکن کیا ہماری پارلیمنٹ اپنے اس فرضِ منصبی کا شعور رکھتی ہے؟ اور کیا اس فریضے کی انجام دہی کے لیے کمربستہ ہے؟ کیا ہمارا میڈیا پوری سنجیدگی سے ان موضوعات پر عوام کی تعلیم، بیداری اور انھیں متحرک کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہے؟ کیا ہماری سیاسی جماعتیں اپنی ذمہ داری محسوس کرتی ہیں؟ ہم پوری دردمندی کے ساتھ یہی کہہ سکتے ہیں کہ ؎

یہ گھڑی محشر کی ہے، تُو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل، عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آزادی کے بعد پہلی عید پر

قائداعظمؒ کا پیغام

میں قائداعظمؒ کو منبر کے قریب لایا تو انھوں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ عموماً ان انسانوں کو آزمایشوں میں ڈالتا ہے جن پر وہ مہربان ہوتا ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو فرمایا کہ جو چیز تمھیں بہت ہی عزیز ہے میرے لیے قربان کرو۔ آخرکار حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو قربانی کے لیے پیش کیا۔ آج کل اللہ تعالیٰ بھارت و پاکستان کے مسلمانوں کی آزمایش کر رہا ہے۔ ہم سے بہت سی قربانیاں طلب کی گئیں۔ ہماری نوزائیدہ مملکت کے عوام کے جسم دشمنوں کے کاری زخم لگانے کی وجہ سے خون میں لت پت ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی جو ہندستان میں ہیں، ظالموں کے عتاب اور تشدد کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں پر ظلم کے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں، مگر ان شاء اللہ اگر ہم اسلامی جذبے سے سرشار ہوکر ثابت قدم رہے تو حضرت ابراہیمؑ کی طرح اللہ تعالیٰ ہماری قربانی قبول کرے گا۔ لہٰذا آؤ ہم سب مل کر جذبۂ جہاد سے سرشار ہوکر دشمنوں کے ناپاک عزائم کا عزم سے مقابلہ کر کے اللہ تعالیٰ کی خوش نودی سے سرفراز ہوجائیں۔ جس قدر قربانیاں ہم اللہ تعالیٰ کی خوش نودی کے حصول کی غرض سے دیں گے، اس سے کہیں زیادہ اجرعظیم سے اللہ تعالیٰ ہمیں نوازے گا۔ ہم اس مبارک دن میں دشمنوں کے عزائم کا استقلال و عزم...... جرأت و ہوش مندی...... اتفاق و اتحاد اور نظم سے مقابلہ کرنے کا عہد کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی تقلید کر کے اسلامی روایات کو پایندہ و تابندہ رکھیں۔

پاکستان زندہ باد۔ (میری آخری منزل، میجر جنرل محمد اکبر خان، ص ۱۰۷-۱۰۸)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کلامِ نبویؐ کی روشنی

مولانا محمد فاروق خان°

○ حضرت عبداللہ بن سَرجِس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حُسنِ کردار (نیک چال چلن) بُردباری اور اعتدال و میانہ روی، نبوت کا چوبیسواں حصّہ ہے۔ (ترمذی)

یعنی یہ اوصاف معمولی اور کم درجے کے نہیں ہیں۔ ان اوصاف کو انبیا علیہم السلام کی سیرت میں نمایاں مقام حاصل رہا ہے۔ جو شخص جس قدر اپنی سیرت و کردار میں ان اوصاف کو جگہ دے گا، وہ اسی قدر فیضانِ نبوت سے فیض یاب سمجھا جائے گا۔

اعتدال و میانہ روی زندگی کے ہر معاملے میں مطلوب ہے۔ دانش مند وہی ہے، جو زندگی کے تمام معاملات میں افراط وتفریط کے بجائے معتدل طرزِ عمل اختیار کرے۔

○ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین آسان ہے اور دین سے جب بھی کسی نے زور آزمائی کی اور اس میں شدت اختیار کی، دین نے اسے ہرا دیا۔ پس، میانہ روی اختیار کرو اور بہ سہولت دینی اُمور (اور اللہ) کے قریب آؤ اور خوش خبری لو اور صبح و شام اور کچھ رات کے حصّے سے مدد حاصل کرو۔ (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ دین، انسان کے لیے مصیبت بن کر نہیں اُترا ہے۔ دین درحقیقت زندگی کے صحیح اور فطری طرزِ عمل کا نام ہے۔ فطرت کی راہ پر چلنا ہی انسان کے لیے آسان ہے، اِلّا یہ کہ کوئی اپنی فطرت ہی کا باغی ہو جائے۔ کم فہمی، عاقبت نااندیشی اور دوسرے غلط محرکات کی بنا پر اکثر ایسا ہوا ہے کہ آسان اور فطری دین کو لوگوں نے اپنے لیے مصیبت بنا لیا اور اپنی خود ساختہ سختی اور مشقت کو مذہب کی طرف منسوب کر دیا۔

○ قرآنِ کریم کے ہندی مترجم اور جامع انتخابِ حدیث کلامِ نبوت (۷ حصّے) کے مرتب، دہلی

© rasailojaraid.com